ہامان کا ذکر قرآن میں

(اس سلسلے میں مستشرقین کے اعتراضات کی تردید)

جناب سید شبیر محمد - گلبرگ، لاہور

سیّد شبیر محمد صاحب کا یہ مضمون پہلے بھی ترجمان القرآن (اکتوبر ۱۹۷۹ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر مؤلف نے چونکہ اس میں مزید تحقیقی اضافہ بھی کیا ہے اور کچھ اصلاحات بھی، اور یہ وعدہ بھی پہلے سے تھا کہ اس مضمون کو مکمل شکل میں دوبارہ شائع کیا جائے گا، لہٰذا اب یہ پیش خدمت ہے۔ تفہیم القرآن میں ہامان کے متعلق جو نوٹس چھپے ہیں، ان سے اس کا تعلق ہے۔ (ن ۔ ص)

۱۔ ہامان نام کی دو شخصیتوں کے حوالے دو مقدس کتب میں ملتے ہیں۔ ان میں سے قدیم تر ہامان کا ذکر ہے جو قرآن پاک میں چھ مقامات پر آیا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سورۃ القصص کی آیات:۔

۱ — اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

بلاشبہ فرعون سرزمین (مصر) میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور وہاں کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا زور گھٹا دیا تھا، وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کراتا تھا اور ان کی عورتوں (یعنی لڑکیوں) کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ واقعی وہ بڑا مفسد تھا۔

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ (القصص: ۴، ۵، ۶)

اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جن لوگوں کا زمین (مصر) میں زور گھٹایا جا رہا تھا، ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنا دیں اور ان کو (ملک کا) مالک بنا دیں۔ اور ان کو زمین میں حکومت دیں، اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو، ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے وہ واقعات دکھلائیں، جن سے وہ بچاؤ کر رہے تھے۔

ب۔ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ۝ (القصص۔ ۸)

تو فرعون کے لوگوں نے موسیٰؑ کو (مع صندوق کے) اٹھا لیا تاکہ وہ ان لوگوں کے لیے دشمن اور غم کا باعث بنے۔ بلاشبہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر (اس سلسلے میں) بہت خطا کار ثابت ہوئے۔

ج۔ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ (القصص: ۳۸)

اور فرعون نے کہا اے اہلِ دربار! مجھ کو تو اپنے سوا تمہارا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا، اے ہامان! تم میرے لیے مٹی کی اینٹیں بنوا کر آگ میں پکواؤ، پھر میرے لیے ان اینٹوں سے ایک بلند عمارت بنواؤ، تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰؑ کے خدا کو دیکھوں اور بلاشبہ میں اس (موسیٰؑ) کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

سورۃ العنکبوت کی آیت:۔

د۔ وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ ۫ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

اور ہم نے قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا اور ان کے پاس موسیٰؑ کھلی دلیلیں لے کر

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝

آئے تھے، لیکن انہوں نے زمین میں سرکشی کی اور (ہمارے عذاب سے) بھاگ نہ سکے۔

(العنکبوت: ۳۹)

سورۃ المومن کی آیات:

ھ۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا، تو انہوں نے کہا کہ یہ جادوگر اور جھوٹا ہے، پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے دینِ حق لے کر آیا تو انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کے جو اس پہ ایمان لائے ہیں، بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دو، اور ان کافروں کی (یہ) تدبیر بالکل ہی غلط ثابت ہوئی۔

(المومن: ۲۳، ۲۴، ۲۵)

و۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

اور کہا فرعون نے اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بنواؤ، شاید میں آسمان پر جانے کی راہوں تک پہنچ جاؤں۔ پھر وہاں موسیٰؑ کے خدا کو دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ اِس طرح فرعون کو اپنے بُرے عمل خوبصورت معلوم ہوئے، اور وہ سیدھی راہ پہ چلنے سے رُک گیا، اور فرعون کی ہر تدبیر کا نتیجہ تباہی کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔

(المومن: ۳۶، ۳۷)

اِن چھ مقامات کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس فرعونِ مصر کی طرف موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے، مذکورہ ہامان، اس کے اعیان و ارکانِ سلطنت میں سے مقابلتاً زیادہ با اثر، مقتدر، صاحبِ جاہ و حشم اور معتمد تھا۔ نیز وہ بالخصوص مذہبی اُمور میں فرعون کا مصلاح کار تھا اور اینٹیں پکوا کر ایک فلک بوس عمارت بنوانے پر قادر تھا۔ اور فرعون کی طرح افواجِ قاہرہ کا سالار تھا۔ قرآنی حوالے سے ہرگز یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ فرعونِ وقت کا وزیر یا وزیرِ اعظم تھا۔ جیسا کہ بلا جواز انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے متعلقہ آرٹیکل میں مرقوم ہے۔ یہ کتنی حیرت کا مقام ہے کہ مذکورہ آرٹیکل میں سورۃ المومن کی آیات مندرجہ بالا جزو "ھ" کے یہ معنی کیسے کر لیے گئے ۔ .... "اور ہامان اور قارون دونوں کو علم ہو گیا کہ حضرت موسیٰ عنقریب پیدا ہونے والے ہیں۔ اور انہوں نے فرعون کو مشورہ دیا کہ (بنی اسرائیل) کے لڑکوں کو قتل کر دیا جائے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔" یہاں "فَقَالُوْا" اور "قَالُوْا" جمع کے صیغے ہیں تثنیہ کے نہیں اور ان کے فاعل فرعون، ہامان اور قارون تینوں ہیں۔

۲ — دوسرے ہامان کا ذکر اولڈ ٹیسٹامنٹ (OLD TESTAMENT) کی کتاب آستر میں موجود ہے۔ جس کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ہامان AHASEURUS ہی ایرانی بادشاہ کا وزیرِ اعلیٰ تھا۔ جو ایرانی سلطنت کے تمام یہودیوں کی نسل کشی کے درپے تھا۔ لیکن آستر نامی یہودی حسینہ نے شاہ مذکور کو اپنے دامِ تزویر میں گرفتار کر لیا اور اس کی ملکہ بننے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کی فسوں گری اور سازش کے نتیجہ میں یہ ہامان بمعہ اپنے لڑکوں کے اُسی اُونچی پھانسی پہ لٹکایا گیا جو اس نے یہودیوں کے لیے تیار کروائی تھی۔

۳ — مستشرقین کی ایک جماعت نے جن کا سرخیل قرآن کا لاطینی مترجم مرشی MARROCCI تھا، اوّل الذکر یعنی قرآنی ہامان کی تاریخی حیثیت پر ۱۶۹۱ء سے اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا۔ جس پر بعد میں قرآن کے انگریزی مترجمین جارج سیل GEORGE SALE، پامر PALMER، روڈویل ROD WELL اور ڈاکٹر وھیری DR. WHERRY کے علاوہ ایک یہودی مصنف ڈاکٹر ٹوری DR. TORREY، ایک عیسائی عالم پروفیسر لیمنز PROF. LAMMENS عربوں کے مشہور عیسائی مورخ پروفیسر ہٹی PROF. HITTIE، امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی کے فلسفہ کے پروفیسر ڈاکٹر کاف مین PROF. DR. KAUFMAMN، انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا

(گیارھویں اور چودھویں ایڈیشن) اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام نے اپنے اپنے اعتراضات کی بنیاد رکھی۔ ان اعتراضات کا ماحصل یہ ہے کہ دراصل ہامان اخسویرس نامی شاہِ ایران کا وزیرِاعظم تھا جیسا کہ کتاب آستر میں مذکور ہے لیکن حضرت محمدؐ نے نعوذ باللہ شدید تاریخی غلطی کھا کر طویل بُعدِ زمانہ کے باوجود اسے فرعونِ موسیٰ کا وزیر بنا دیا اور بائیبل میں مذکور مینارِ بابل کے ذکر پر مبنی ایک غلط سلط کہانی بنالی جس کے مطابق جب حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو خدائے واحد و یکتا کا پیغام پہنچایا تو اس نے ہامان کو حکم دیا کہ وہ مٹی کی اینٹیں پکوا کر ایک فلک بوس عمارت تعمیر کروائے تاکہ اس پر چڑھ کر وہ آسمان پر جا کر دیکھے تو سہی کہ وہاں موسیٰؑ کا خدا ہے بھی! اگرچہ وہ اپنے دل ہی دل میں موسیٰ کو ایک جھوٹا جادوگر ہی خیال کرتا تھا۔

ہم سے مصرِ قدیم کے آثار کے ماہرین اور مشہورِ زمانہ مؤرخین کی بےلاگ تحقیقات نے حال ہی میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ اوّل الذکر ہامان مسلّم الثبوت تاریخی حیثیت کا مالک تھا۔ PROF. SIR FLINDERS PETRIE نے اپنی کتاب RELIGIOUS LIFE IN ANCIENT EGYPT کے صفحات ۲۰، ۲۱ پہ لکھا ہے کہ آمن دیوتا کی پرستش لیبیا کے نخلستانی علاقہ سے شروع ہو کر مصر اور کارنیچ میں پھیلی۔ جہاں اس کا نام "آمن"، "ہمین" یا بعل ہامان" میں تبدیل ہو گیا۔ محقق مذکور نے اپنی ایک دوسری کتاب THE RELIGION OF ANCIENT EGYPT کے صفحہ نمبر ۳۰ پہ لکھا ہے کہ THEBES میں واقع اس دیوتا کے مندر کا ایک بڑا پجاری مینڈھے کی کھال کا لبادہ زیبِ تن کر کے اور سر پہ مینڈھے کی کھوپڑی پہن کر ہامان کا روپ اور نام اختیار کر لیتا تھا۔ گویا وہ اس بھیس میں خود آمن یا ہامان کہلاتا تھا۔ SIR WALLIS BUDGE کی کتاب EGYPTIAN RELIGION کے صفحات ۱۰۵، ۱۰۶ اور پروفیسر JAROSLAV CERNY کی کتاب ANCIENT EGYPTIAN RELIGION کے صفحات ۱۰۰ تا ۱۰۱ کے مطالعہ سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ دوسرے دیوتاؤں کے پجاری اور پجارنیں خود ان دیوتاؤں کا روپ اختیار کر کے ان کا کردار ادا کرتے تھے۔ ریلیجن اینڈ ایتھکس کے انسائیکلوپیڈیا جلد دہم کے صفحات ۲۹۴، ۲۹۵ کے مطالعہ سے بھی اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے کہ مصری دیوی دیوتاؤں کے پجاری اور پجارنیں ان دیوی دیوتاؤں کا بھیس اختیار کر لیتے تھے اور ان کا کردار ادا کیا کرتے تھے۔ الغرض آمن یا ہامان دیوتا کا بڑا پجاری جو حضرت موسیٰؑ کا ہمعصر تھا وہی تو ہامان تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے جو اس مضمون کے شروع میں نقل کیا جا چکا ہے۔

۵ الف ـــ پروفیسر STEINDORFF نے اپنی کتاب RELIGION OF ANCIENT EGYPT کے صفحات ۹۶ تا ۹۷ پر لکھا ہے کہ ہامان جس کا تشخص ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، دیوتاؤں کی عمارات اور اہرام کی تعمیر و مرمت کا مہتمم تھا - دیوتا کی افواج کا سپہ سالار تھا - خزانہ کا منصرم تھا اور اناج کے ذخائر کا بھی وہی منتظم تھا - علاوہ بریں ملک کے تمام دیوتاؤں کے چھوٹے بڑے پروہت اسی کے زیرِ نگیں ہوتے تھے - اُس کی کثرتِ دولت و ثروت اور اثر و رسوخ کا مزید اندازہ لگانے کے لیے PROFESOR BREASTED کی کتاب A HISTORY OF EGYPT کے صفحات ۲۴۴ اور ۵۲۰ اور پروفیسر SIR FLINDERS PETRIE کی کتاب RELIGIOUS LIFE IN ANCIENT EGYPT کے صفحات ۵۴ تا ۵۵ ملاحظہ فرمائیں -

۵ ب ـــ فرعون کو جب حضرت موسیٰؑ نے خدائے واحد و یکتا پر ایمان لانے کی دعوت دی تو فرعون اور اس کے اعیان و ارکانِ سلطنت نے جن میں ہامان بھی شامل تھا - اور قارون بھی جو یہودی النسل تھا ازراہ استکبار ایمان لانے سے انکار کر دیا - کیونکہ فرعون خود کو دیوتا سمجھتا تھا اور خدائی کا دعویدار تھا، علاوہ ازیں وہ کوئی دو ہزار کے لگ بھگ دوسرے دیوتاؤں کو بھی مانتا تھا - اُس نے حضرت موسیٰ کی دعوت کو اپنی اور دیگر دیوتاؤں کی خدائی کے خلاف بغاوت تصور کیا - PROF. BREASTED کی کتاب DEVELOPMENT OF RELIGION AND THOUGHT IN ANCIENT EGYPT کے صفحہ ۱۵۴ اور SIR FLINDERS PETRIE کی کتاب RELIGIOUS LIFE IN ANCLENT EGYPT کے صفحات ۸۴ اور ۲۰۸، ۲۰۹ پر مذکور ہے کہ "سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھ کر دیوتاؤں سے ملنے" کا عقیدہ قدیم مصری مذہب کا ایک اہم جزو تھا، اس لیے فرعون نے ہامان کو جو دیوتاؤں کی عمارتیں تعمیر کروانے پر بھی مامور تھا یہ حکم دیا کہ وہ اینٹیں پکوا کر ایک فلک بوس عمارت بنوائے تاکہ اس پر چڑھ کر وہ موسیٰ کے خدا کی ٹوہ تو لگائے گو دل ہی دل میں اُسے پہلے سے یقین تھا کہ موسیٰ جھوٹا جادوگر ہے - ہامان اور قارون اس ضمن میں فرعون کے ہم خیال اور ہم نوا تھے - یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بے شمار اسرائیلی غلام اینٹیں بنانے پر مامور تھے، جس کا ذکر PROF. FLINDERS PERTIE کی کتاب EGYPT AND ISRAEL کے صفحات ۳۱ تا ۳۳ پر کیا گیا ہے علاوہ ازیں مذکورہ محقق نے مصر میں کھدائی کے دوران متعلقہ زمانہ کی پکی ہوئی اینٹیں بھی دریافت کی تھیں - فرعون کا متذکرہ حکم اس وقت

کے مذہبی عقائد کے مطابق تھا اور اس سے تمسخر یا تعجب کا کوئی پہلو نہیں نکلتا جیسا کہ ہمارے چند مفسرین نے بیان کیا ہے کہ فرعون کا ایسا کہنا تمسخر یا تعجب کو ظاہر کرتا ہے۔

۶۔ اب یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے معترضین کے اعتراضات کے اصل ماخذ یعنی کتاب آستر اور اس میں مذکور ہامان کی تاریخی حیثیت کا جائزہ لیں۔ جسے بطور ردّ اختیار کرکے انہوں نے اعتراضات کا طومار کھڑا کر دیا ہے۔ ہم قارئین کی توجہ JEWISH ENCYCLOPAEDIA جیوئش انسائیکلوپیڈیا کی جلد ۵ کے صفحات ۲۳۵ تا ۲۳۶ UNIVERSAL JEWISH ENCYCLOPAEDIA یونیورسل جیوئش انسائیکلوپیڈیا کی جلد نمبر ۴ کے صفحہ نمبر ۱۴۰ INTERPRRETERS ONE VALUME مفسرین کی یک جلدی تفسیر بائیبل صفحہ نمبر ۳۹۳ COMMENTARY ON THE BIBLE اور ENCYCLOPAEDIA BIBLICA انسائیکلوپیڈیا ببلیکا کی جلد نمبر ۲ کے کالم ۱۴۰۰ تا ۱۴۰۷ پر مرقوم مؤقر آرا کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے ہم اس حتمی فیصلہ پر پہنچتے ہیں کہ کتاب آستر کی قطعاً کوئی تاریخی حیثیت نہیں۔ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ اسے ایک عشقیہ رومان سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ نیز اس کے کردار مع ہامان فرضی ہیں۔ ڈکشنری آف دی بائیبل مؤلفہ JAMES HASTINGS جیمز ہیسٹنگز کے صفحہ ۲۴۰ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب آستر کے مصنف نے بابلی اور ایلمی دیوی دیوتاؤں یعنی ہمان، مردک اور اشتر کے ناموں کو بگاڑ کر اپنے اہم کرداروں کے نام ہامان، مردکی اور آستر رکھ دیئے ہیں۔ نیز یہ امر بھی طالب توجہ ہے کہ پہلی دو صدی عیسوی تک علمائے یہود میں یہ مسئلہ باعث نزاع رہا کہ کتاب آستر کو اولڈ ٹیسٹامنٹ OLD TESTAMENT میں شامل بھی کیا جائے یا نہ، بالآخر اسے میں شامل کرنے کا فیصلہ محض اس وجہ سے کیا گیا کہ آستر کے افسانہ پر یہودیوں کے مقبول عام تہوار پوریم PURIM کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور عوام کی رائے یہی تھی کہ اسے اُن کی نام نہاد الہامی اور آسمانی کتاب اولڈ ٹیسٹامنٹ کا حصہ بنا یا جائے۔ چنانچہ ایسا ہو کر رہا۔ اس پر طرہ یہ کہ چونکہ کتاب آستر کے اصلی مصنف نے اس میں نہ تو خدا کا ذکر کیا تھا اور نہ ہی کسی مذہبی عبادت کا، اس لیے ایک بعد کے مصنف نے اس میں چند باب بڑھا دیئے اور اس طرح یہ کتاب تحریف سے بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ مارٹن لوتھر نے تو بصد حسرت و یاس یہ تک کہہ دیا کہ کاش کتاب آستر بائیبل میں شامل ہی نہ ہوتی۔

الغرض کتاب آستر کے ہامان کی کوئی تاریخی حیثیت ہی نہیں، لیکن پھر بھی چند مستشرقین نے اس کو

معیار بنا کر قرآنِ پاک میں مذکور ہامان کی مسلّم تاریخیت کو ہدفِ تعریض و تنقیص بنایا ہے۔ ایک فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

قصہ کوتاہ آج سے چودہ سو سال پہلے ہامان کا جو ذکر وحی کے ذریعے نبی اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو من وعن اپنی اصلی عبارت کے ساتھ محفوظ ہے، آج کل کے بے لاگ مغربی محققین کی انتھک تحقیقات نے اسے بالکل صحیح پایا ہے۔ اس کے ناقابلِ تردید تاریخی شواہد کی بنا پر جو ہم نے اُوپر بیان کیے ہیں۔ ہم پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ مذکورہ ہامان کا جو ذکر قرآن پاک میں درج ہے اس سے یہود و نصاریٰ کے صحیفے یکسر خالی ہیں، البتہ ان صحیفوں میں جس ہامان کا قصہ ملتا ہے وہ ایک عشقیہ افسانے کا ایک فرضی کردار ہے۔ اور ہر ذی شعور اور باعقل انسان اس نتیجے پر پہنچے گا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یہود و نصاریٰ کے کسی عالم، کسی کاہن، کسی ربی کو ہامان کے متعلق ان باتوں کا قطعاً کوئی علم نہیں تھا جو قرآن میں مذکور ہیں۔ حیرت کا مقام ہے کہ اگرچہ عہدِ حاضر تک یہود و نصاریٰ یہ دعویٰ کرتے آئے ہیں کہ اولڈ ٹیسٹامنٹ کی کتاب خروج ان چند کتب میں سے ہے جو موسٰیؑ کی تصانیف ہیں اور حضرت موسٰیؑ خروج کے قائد تھے۔ لیکن اس میں ہامان کا ذکر بالکل مفقود ہے۔ نہ ہی اس میں متعلقہ فرعون کے ضروری حالات مثلاً نام اور عہد بیان کیے گئے ہیں۔ لہٰذا مستشرقین کے اس قسم کے الزامات بالکل بے بنیاد اور بے معنی ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کے کسی عالم سے یا کسی غیر عرب اتالیق سے ان کی آسمانی کتابوں کے قصص سُن سُنا کر قرآن میں درج کر دیے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عصر یہودی یا نصرانی علما، کو تو چھوڑیے۔ مغرب کے تو آج کل کے بڑے بڑے علما جن میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام یا انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مشہور زمانہ ایڈیٹر اور عربوں کا مشہور عیسائی مؤرخ تک شامل ہیں۔ وہ بھی تو ہامان کے اصلی حالات سے جو قرآن میں چودہ سو سال سے موجود ہیں، بے خبر تھے، ورنہ وہ اعتراض ہی کیوں کرتے۔ اگر فقط ہامان کے ان حالات پر ہی غور و خوض اور تدبر کیا جائے تو لامحالہ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ قرآن بلاشک وشبہ ایک الہامی کتاب اور ابدی معجزہ ہے جو نبی اُمّی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خدائے علیم و خبیر نے نازل فرمائی۔ اس میں ذرہ برابر جھوٹ کی

گنجائش نہیں۔ سورۂ حٰم سجدہ کی آیات ۴۱، ۴۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ

اور یہ تو ایک عالی مرتبہ کتاب ہے، اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے، نہ پیچھے سے۔ اور دانا اور خوبیوں والے (خدا) کی اتاری ہوئی ہے۔

اس ضمن میں ایک اہم بات جو ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے وہ یہ ہے کہ وحی الٰہی کا مقصودِ اولیٰ تاریخ آموزی نہیں، بلکہ ان قصص کے بیان کا اصل مدعا انسان کو بے شمار جھوٹے خداؤں کی غلامی سے آزاد کر کے فقط ایک واحد و یکتا خدا کی بندگی کی طرف رہنمائی کرنا ہے اور تذکیر و موعظت سے انسان کو حقیقی فلاح و بہبود کا راستہ دکھانا ہے۔

استدراک

حال ہی میں چند مفسرینِ قرآن نے ہامان کی تاریخی حیثیت کے متعلق کچھ ظن و تخمین سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ شیب THEBES کے آمن دیوتا کا بڑا پجاری تھا۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے ہم ان کے تفسیری نوٹوں کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں:

۱۔ مولانا عبدالماجد دریا بادی مرحوم نے تفسیر ماجدی جلد پنجم کے صفحہ ۸۰، پر تفسیری نوٹ نمبر ۹ میں تحریر فرمایا ہے: جس طرح ہامان کا عطف فرعون کے ساتھ یہاں اور آگے چل کر بھی آیا ہے اس سے تو قیاس یہی ہوتا ہے کہ جس طرح فرعون شخصی نام نہیں بلکہ شاہی لقب تھا۔ اسی طرح ہامان بھی کوئی سرکاری لقب ہی تھا۔ تاریخ سے اتنا تو بہر حال ثابت ہے کہ مصر کے ایک بہت بڑے دیوتا کا نام آمن AMON تھا۔ اس کے بڑے پجاری کے اختیارات بادشاہ سے بس کچھ ہی کم ہوتے تھے۔ عجب کیا کہ اس بڑے پجاری کا سرکاری لقب عربی تلفظ میں ہامان ہی ہو۔ اسی قیاس کا اظہار مولانا نے اپنی کتاب اعلام القرآن میں فرمایا ہے۔ البتہ انھوں نے اپنی انگریزی تفسیر میں سورہ القصص کے نیچے نوٹ نمبر ۱۰۱ اور ۲۱۰ میں یہ تاثر دیا ہے کہ آمن دیوتا کے بڑے پجاری کا لقب ہی ہامان تھا۔ لیکن راؤلنسن RAWLINSON کی کتاب مصر قدیم ANCIENT EGYPT کے صفحہ ۲۸۹ کے مطالعہ سے جس کا حوالہ دیا گیا ہے، یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ مولانا مرحوم کی تحقیق کا نتیجہ سید نواب علی کی تحقیق سے کچھ مختلف نہیں، جو

اُنہوں نے تاریخ صحف سماوی میں رقم کی ہے۔

ب ـــ سورہ القصص کے تحت تفسیری نوٹ نمبر ۲۸۸۱ میں جو مرزا بشیرالدین محمود احمد کی زیر نگرانی ربوہ سے ۱۹۶۰ء میں شائع شدہ انگریزی تفسیر میں درج ہے۔ ایسا ہی دعویٰ کیا گیا ہے اور اس دعوے کی بنیاد انہوں نے جیمز ہنری بریسٹڈ پی ایچ ڈی کی کتاب "مصر کی سرگزشت" A STORY OF EGYPT BY JAMES HENRY BREASTED PH. D پر رکھی ہے۔ ہماری تحقیقات کے مطابق پروفیسر موصوف نے اس نام کی کوئی کتاب نہیں لکھی ہے اور اس ضمن میں ہم نے امریکن سینٹر لاہور کی وساطت سے شکاگو یونیورسٹی اور واشنگٹن میں واقع کانگریس کی لائبریری LIBRARY OF THE CONGRESS WASHINGTON DC سے اپنی معلومات کی تصدیق کرائی ہے نیز احمدی خلیفہ سوئم کو جن کی زیر ہدایت ۱۹۶۹ء میں شائع شدہ انگریزی تفسیر میں بھی مندرجہ بالا نوٹ دُہرایا گیا ہے، اپنی معلومات کے نتیجے سے آگاہ کر دیا تھا۔ اُنہوں نے تادمِ آخر ہماری تحقیقات کے نتیجے پر روشنی نہیں ڈالی۔ مذکورہ نوٹ کئی دوسری وجوہ سے بھی محل نظر ہے جو ہمارے موضوع کے احاطے سے باہر ہیں۔

آخر میں میں پُر زور طریقے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قدیم ایرانی تاریخ میں نہ تو اخسویرس (یا احاسیورس) AHASEURUS کسی ایرانی بادشاہ کا نام نکلتا ہے اور نہ ہامان نامی کسی وزیر کا۔

(نوٹ: کتابیاتِ حوالہ جات کی فہرست حذف کر دی گئی ہے۔ ادارہ)